© rasailojaraid.com

رمضان المبارک کے فضائل و برکات

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خاں صاحب
صدر وفاق المدارس العربیہ، پاکستان

حق سبحانہ وتعالیٰ نے رمضان المبارک میں اجر وثواب کے پیمانے کو چند در چند انداز میں بڑھایا ہے، نوافل کا ثواب فرائض کے برابر ہوتا ہے اور فرائض میں ایک فرض کا ثواب ستر (۷۰) فرض کے برابر ہوتا ہے، اسی طرح دُعا، ذکر، تلاوت جتنے بھی اعمال خیر اور اعمال صالحہ ہیں، ان کا بڑا اجر وثواب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رمضان میں خیر وبرکت کا سلسلہ بہت بڑھایا ہے اور اسباب بھی فراہم کیے ہیں اور اس راستے کی مشکلات کو بھی کم کیا ہے، شیطان اور سرکش جنات کو بند کر دیا ہے، جنت کے دروازے کھول دیے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے ہیں اور اعلان ہے: "یا باغی الخیر! أقبل، ویا باغی الشر! اقصر" (جامع ترمذی: ۱/۸۶) یعنی "اے خیر کے طلب گار! آگے بڑھ اور اے شر کے طلب گار! باز آجا"۔

روزانہ کتنے ہی لوگوں کو جہنم سے خلاصی ملتی ہے۔ رمضان کے ساتھ انعامات کی کثرت مخصوص ہے، اسی لیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمام کتب سماویہ کو رمضان میں نازل فرمایا ہے یعنی انعامات کی کثرت رمضان کے ساتھ خاص ہے اور یہ جو کتابیں نازل کی جاتی ہیں یہ بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت خاصہ کا مظہر ہیں۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کو کیسے پہچانا؟..... وحی کے ذریعے سے معلوم ہوا کہ اللہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، حی القیوم ہے، محیی وممیت ہے، خبیر وعلیم ہے، سمیع وبصیر ہے، یہ سب کچھ وحی کے ذریعہ معلوم ہوا اور ایک غلام کے لیے کتنی خوشی کی بات ہے اور کتنا بڑا انعام ہے کہ غلام کو معلوم ہو جائے کہ میرا آقا ان صفات کے ساتھ موصوف ہے اور یہ سب صفات وحی سے معلوم ہوئیں تو گویا وحی، نعمت خاصہ کا مظہر ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے تمام کتابیں رمضان میں نازل فرمائیں اور رمضان ہمیں دیا۔

اب ہم سے بھی جتنا ہو سکے رمضان کا اہتمام کرنا چاہیے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام اور آپ کی شان اور رتبہ کتنا بلند تھا، اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کی آمد کا شعبان سے اہتمام کرتے تھے۔ احادیث میں آتا ہے کہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جب رمضان قریب آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کمر کس لیتے تھے اور رمضان کی بھرپور تیاری فرماتے تھے۔

رمضان کی عبادت اور اس کی برکت: حقیقت یہ ہے کہ روزہ کو اس کے آداب اور اس کے تمام حقوق کی رعایت کے ساتھ رکھا جائے تو آدمی کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ صرف یہی نہیں ہوتا کہ وہ سحری کھاتا ہے اور افطار تک بھوکا رہتا ہے اور تراویح پڑھتا ہے، قرآن مجید سنتا ہے، نا! نا! یہ سارے کام اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں کرتا ہے اور اپنی راحت قربان کرتا ہے۔ بغیر ناشتے کے تو دوپہر کو اس کا دم نکل جایا کرتا تھا اور اب وہ صبح سے لے کر شام تک بھوکا پیاسا رہتا ہے، کام بھی کرتا ہے اور خوش بھی ہوتا ہے۔ جب ایک روزہ پورا ہوتا ہے تو اس کی خوشی میں اضافہ ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت بخشی، کھانا کھا کے تراویح پڑھتا ہے، پیٹ بھاری ہے، عشاء کی نماز دوسری نمازوں سے ویسے ہی کون سی کم ہے؟ اب بیس رکعات مزید، اور وہ بھی اس طرح کہ امام صاحب اس میں ایک پارہ تلاوت کریں گے، سوا پارہ تلاوت کریں گے، کہیں ڈیڑھ پارہ پڑھا جا رہا ہے، کہیں دو ہیں، کہیں تین، کہیں دس ہیں، کہیں پندرہ ہیں اور ایسے بھی لوگ ہیں جو ایک رات میں پورا قرآن ختم کر لیتے ہیں، لیکن یہ ذوق شوق کے ساتھ اس میں شامل ہے۔

روزہ کا مقصد..... تزکیۂ نفس: تو یہ جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم کی اطاعت اور تعمیل خوشی کے ساتھ کرتے ہوئے اپنے نفس کو دبا رہا ہے اور اپنے نفس کی خواہشات کو کچل رہا ہے، یوں سمجھئے کہ بس کچھ سے کچھ بن رہا ہے۔ رمضان میں آپ کا تزکیہ ہو رہا ہے اور آپ قیمتی بن رہے ہیں، آپ کے روحانی جذبات میں ابھار ہے، آپ کے روحانی جذبات کے اندر شوق کی ایک کیفیت ہے، آپ اذان کی آواز سنتے ہی مسجد کی طرف رواں دواں چلے آ رہے ہیں، نماز بھی پڑھ رہے ہیں، تلاوت بھی کر رہے ہیں، ذکر بھی کر رہے ہیں اور دعا بھی کر رہے ہیں، روزے کا بھی اہتمام ہے، تراویح کا بھی اہتمام ہے..... ظاہر ہے کہ یہ سارے کے سارے ماحول میں جہاں نفس پر غلبہ حاصل کیا جا رہا ہے، نفس کی اس وقت کوئی حیثیت نہیں، وہ آپ کے سامنے ہتھیار ڈالے ہوئے ہے، شیطان کی اس وقت کوئی حیثیت نہیں وہ آپ سے بالکل عاجز اور بے بس ہے، کیوں.....؟ اس لیے کہ آپ نے جو فیصلہ کیا ہوا ہے کہ ہم نے تو یہ روزے بھی رکھنے ہیں، تراویح بھی پڑھنی ہے، تلاوت بھی کرنی ہے، ذکر بھی کرنا ہے اور دعائیں بھی مانگنی ہیں۔ یہی ارادہ اگر ہم ہمیشہ کے لیے کر لیں تو کیا شیطان اور نفس پر غالب نہیں آ سکتے؟.....

شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمہ اللہ کی جفاکشی:..... حضرت مدنیؒ مجاہد تو تھے ہی، لیکن رمضان میں ان کے آرام کا وقت زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے ہوتا تھا۔ رات کو مولوی عبدالجلیل تراویح کی آٹھ رکعات میں ایک پارہ پڑھتے، پھر حضرت مدنی رحمہ اللہ وہی پارہ بارہ رکعات میں پڑھتے، بارہ ساڑھے بارہ بجے تراویح ختم ہوتی تھی، پھر آدھا گھنٹہ وقفہ ہوتا تھا اور اس کے بعد تہجد کی نماز باجماعت ہوتی تھی اور اس میں بھی یہی ہوتا تھا کہ مولوی عبدالجلیل آٹھ رکعات میں ایک پارہ سناتے پھر حضرت مدنی رحمہ اللہ بارہ رکعات میں وہی پارہ سناتے، اور یہ حالت اس وقت تھی جب حضرت بوڑھے ہو چکے تھے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ کا معمول:..... حضرت کے ہاں بھی یہی معمول تھا، پوری رات عبادت کرتے، ایک مرتبہ ضعف، بڑھاپے اور طویل قیام کی وجہ سے پاؤں پر ورم آ گیا تو گھر والوں کو فکر ہوگئی، قاری صاحب سے کہہ دیا کہ تم کوئی بہانہ کرو، انہوں نے کچھ پڑھا اور یہ بہانا کیا کہ طبیعت خراب ہے۔ حضرت شیخ الہند اندر چلے گئے اور وہ قاری صاحب مردانہ حصے میں رہے۔ رات کو قاری صاحب نے دیکھا کہ کوئی بدن دبا رہا ہے، اٹھے تو دیکھا کہ حضرت شیخ الہندؒ ہیں، کہنے لگے: حضرت! یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ حضرت نے فرمایا: آپ بیمار ہیں، اس لیے میں نے سوچا کہ آپ کا بدن دباؤں، یہ ہوتا ہے جذبۂ خدمت اور فنائیت۔

حدیث میں ہے: "یزید فیه رزق المؤمن" (مشکوٰۃ: ۱/۱۷۳) کہ رمضان میں مسلمان کے رزق و روزی میں اضافہ ہوتا ہے اور یہ مشاہدہ ہے کہ کھانے پینے کا جو اہتمام رمضان میں ہوتا ہے اس کی توفیق عام دنوں میں نہیں ہوتی، پھر آپ غور کریں کہ جس طرح غذائے جسمانی میں اضافہ اور برکت ہوتی ہے اسی طرح روحانی غذا میں بھی اضافہ اور برکت ہوتی ہے۔ رمضان المبارک میں ذکر کی کثرت ہوتی ہے، تلاوت عام دنوں کے مقابلے میں زیادہ ہوتی ہے، نوافل کی توفیق زیادہ ہوتی ہے، پھر تراویح کی نماز ہے، اس میں ختم قرآن کا سلسلہ ہے، آخری عشرے میں اعتکاف کا ثواب ہے، اور خود روزہ تو ہے ہی، پھر ان میں ثواب کی زیادتی!!! جیسے میں نے کہا کہ نفل کا ثواب فرض کے برابر ہو جاتا ہے وغیرہ تو یہ کما (مقدار) بھی اور کیفاً بھی اضافہ ہوتا ہے۔

رمضان کے اخیر عشرے کا اعتکاف: عشرۂ اخیرہ میں اعتکاف کرنا یہ بھی بہت بڑی نعمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے، لہٰذا اس کی قدر کرنی چاہیے۔ دس دن کوئی لمبا عرصہ نہیں، مسجد میں رہتے ہوئے بہت سے گناہوں سے تو خود بخود حفاظت ہو جاتی ہے، مسجد میں رہتے ہوئے آپ نہ ٹی وی، نہ ریڈیو، نہ کچھ اور سن سکیں گے، ایک فائدہ تو یہ ہوا، دوسرا فائدہ یہ ہے کہ بدنگاہی اور بدنظری سے محفوظ ہو گئے اور یہ مرض بہت بڑا اور عام ہے لیکن بعض گناہ ایسے ہیں جو دوران اعتکاف بھی ہو جاتے ہیں، مثلاً: معتکفین آپس میں مل کر بیٹھتے ہیں تو باتیں شروع ہو جاتی ہیں پھر اس میں غیبت اور بہتان تراشیاں ہوتی ہیں اور یہ گناہ ہے اور اگر گناہ مسجد میں بحالت اعتکاف کیا جائے تو اور عظیم گناہ ہے، پھر رمضان کے مہینے میں اس کا ارتکاب کیا جائے تو اور سخت گناہ ہے۔ لہٰذا معتکفین حضرات اپنے اعتکاف کو کامیاب بنائیں، اللہ کی رحمت کو اپنی طرف متوجہ کریں اور یہ جب ہوگا جب گناہوں سے پرہیز کریں: "المعتکف یعتکف الذنوب" (فیض القدیر: ۱۲/۶۱۴۱)

غیبت گناہ ہے، الزام تراشی گناہ ہے، بہتان گناہ ہے، بدگمانی گناہ ہے تو ان گناہوں کو اپنے قریب نہ آنے دیں، اسی طرح فضول باتیں (جن کا کوئی فائدہ نہیں) نکلتی ہیں اور آپ اسے "گپ شپ" کہتے ہیں، یہی گپ شپ انسان کو بُری باتوں کی طرف لے جاتی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "من حسن اسلام المرء ترك ما لا یعنیه" (مشکوٰۃ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

:۴۱۳/۲) محدثین نے جو پورے اسلام کا خلاصہ نکالا ہے اس میں ''ترک مالا یعنی'' بھی ہے۔

معتکفین سے دو گذارشات: (۱).....پہلی گذارش تو یہ ہے کہ معتکفین حضرات کی نماز بالکل صف اول میں ہو، ان کے لیے تو آسان ہے، ہر وقت وضو میں رہیں اور اذان سے پہلے آکر صف اول میں بیٹھ جائیں۔ اسی طرح ''صلاۃ التسبیح'' روزانہ پڑھیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بہت فضائل بتائے ہیں، اس میں بہ مشکل بیس، پچیس منٹ لگتے ہیں۔

(۲).....دوسری گذارش یہ ہے کہ اس اعتکاف سے آپ کو سکون و اطمینان حاصل ہوگا جو اس سے پہلے آپ کو حاصل نہیں تھا تو آپ اس میں کوئی وقت فارغ کریں جس میں کوئی تقاضہ نہ ہو، کھانے پینے اور دیگر سب ضروریات سے فارغ ہو کر اس وقت میں آپ اللہ سے راز و نیاز کی باتیں کریں، اس کی بزرگی کا اعتراف اور اپنی بندگی کا اقرار کریں اور اپنے گناہوں پر ندامت کا اظہار کریں۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے سے مستقل تعلق ہے، کسی واسطے کی ضرورت نہیں، جتنا بھی بڑا گناہ گار ہو اگر اللہ تعالیٰ سے تعلق بنانا چاہے تو دنوں، گھنٹوں، منٹوں میں نہیں، بلکہ ایک سیکنڈ میں بنا سکتا ہے۔ اللہ خالق ہے، میرا بھی آپ کا بھی، اس کے یہاں عجمی عربی، گورے کالے کی کوئی تخصیص نہیں۔ یہ خیال کرنا کہ تعلق کا ہونا بڑے لوگوں کا کام ہے، غلط ہے، ہم سب چھوٹے ہیں، بڑے تو اللہ ہیں، تو آپ ایک خاص وقت مقرر کریں اس کے لیے رات کا وقت بہت اچھا ہے، اس میں خوب راز و نیاز کی باتیں کریں کہ یا اللہ! میں گناہ گار ہوں، آپ رحیم ہیں، یا اللہ! مجھے معاف فرما، یا اللہ! تو خالق ہے، رازق ہے، مالک ہے اور میں بندہ ہوں اور بندگی کا اقرار کرتا ہوں مجھے معاف فرما اور میں آپ اللہ تعالیٰ سے شکایت بھی کر سکتے ہیں، خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:: ﴿قد سمع اللہ قول التی تجادلك فی زوجها و تشتکی إلی اللہ﴾ [المجادلة: ۱] وہ آپ کا مالک ہے، وہ آپ کا خالق ہے، رازق ہے، آپ اس سے شکوہ بھی کر سکتے ہیں کہ مجھ میں اتنی طاقت نہیں کہ اور صبر کروں اتنی دیر کیوں ہو رہی ہے؟

خلاصہ کلام یہ کہ یہ موسم ہے روحانیت کو فروغ دینے کا، یہ موسم ہے روحانیت حاصل کرنے کا، یہ موسم ہے اپنی روحانیت کو قوی سے قوی تر بنانے کا اور یہ موسم ہے شیطان اور نفس کے مقابلے میں غلبہ حاصل کرنے کا، لہٰذا یہ جو اللہ تعالیٰ نے ایک مہینہ ہمیں عنایت فرمایا ہے، یہ بات ایک مہینہ تک نہ رہ جائے، یہ سلسلہ آئندہ بھی رہنا چاہیے اور اس کی صورت یہ ہے کہ ہم ان مبارک ساعات میں اور ان مبارک اوقات میں اللہ تعالیٰ سے دعائیں کریں کہ اے اللہ! ہماری اس کیفیت کو موت تک قائم اور برقرار رکھ، ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس کو قائم اور برقرار رکھ۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو رمضان المبارک کی قدر کرنے کی اور خوب عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

☆.....☆.....☆

© rasailojaraid.com